سیدۂ کائنات حضرت فاطمہ زہراؑ کی ولادت باسعادت کے موقع پر محفل جشن کا انعقاد - 11 /Dec/ 2025

ایرانِ اسلامی، سیدۂ کائنات حضرت فاطمہ زہراؑ کی بابرکت ولادت کے روز آج سراپا نور و مسرت اور جشن و شادمانی کا منظر پیش کر رہا تھا۔ اسی سعید موقع پر حسینیہ امام خمینیؒ میں، رہبر انقلابِ اسلامی کی معیت اور اہلِ بیتِ اطہارؑ کے ہزاروں جاں نثار عقیدت مندوں کی موجودگی میں، نہایت والہانہ جوش کے ساتھ ثنا خوانی و منقبت، قصیدہ و شاعری اور سیّدۂ نساءِ عالمؑ کی مدح و ثنا پر مشتمل روح پرور محفل منعقد ہوئی۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای، جنہوں نے اس تقریب میں قریب تین گھنٹے شرکت فرمائی، حضرت صدیقۂ طاہرہؑ کی ولادتِ باسعادت پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ملتِ ایران نے اپنی قومی استقامت اور ایمانی پائداری کے ذریعے دشمن کی اُن پیہم سازشوں کو خاک میں ملا دیا ہے جو اس قوم کی دینی، تاریخی اور تہذیبی شناخت کو مسخ کرنے کے لیے کی جا رہی تھیں۔ آج بھی، اس حقیقت کے باوجود کہ دشمن اپنی تشہیری اور ابلاغی یلغار کے ذریعے اذہان، قلوب اور عقائد کو نشانہ بنائے ہوئے ہے، درست دفاعی اور بروقت جوابی صف بندی کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے، عزیز ایران ملک بھر میں موجود دشواریوں اور کمیوں کے باوجود اپنی رو بہ ارتقا حرکت کو ثابت قدمی سے جاری رکھے ہوئے ہے۔

رہبر انقلاب نے امام خمینیؒ کی ولادت کا حضرت فاطمہ زہراؑ کی ولادتِ باسعادت کے ساتھ ہم زمانی کو باعث خوشحالی قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ دو جہانوں کی اس عظیم خاتون کے فضائل و مناقب انسانی عقل و ادراک کی رسائی سے کہیں بلند تر ہیں۔ تاہم، اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ فاطمی سیرت کو اپنانا لازم ہے اور اس اسوۂ کاملہ کی دینداری، انصاف پسندی، حق کے بیان و توضیح کے لیے جدوجہد، ازدواجی زندگی کی پاسداری، اولاد کی صالح تربیت اور دیگر تمام میدانوں میں پیروی کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

انہوں نے منقبت خوانی اور ثنا خوانی کو ایک نہایت مؤثر اور ہمہ گیر سماجی و ثقافتی مظہر قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ تحقیق و تدبر کے ذریعے اس میدان کی گہرائیوں تک پہنچنا، اس کی کمزوریوں کا جائزہ لینا اور اس کے مختلف پہلوؤں کو نکھارنے اور کمال تک پہنچانے کے راستے تلاش کرنا ناگزیر ہے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے ماضی کے مقابلے میں مدح سرائی اور ثنا خوانی کے فروغ اور ارتقا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے ادبِ مزاحمت کے مضبوط ستونوں میں سے ایک قرار دیا اور ارشاد فرمایا کہ ہر فکر اور ہر تحریک، اگر اپنے شایانِ شان ادبی اظہار سے محروم ہو، تو رفتہ رفتہ مٹ جاتی ہے۔ آج مدح اہلبیت ع اور مذہبی مجالس، ادبِ مزاحمت کی ترتیب، ترویج اور نسل در نسل ترسیل کے ذریعے اس نہایت بنیادی ضرورت کو مستحکم بنا رہی ہیں۔

رہبر انقلاب نے «قومی مزاحمت» کی تعریف یوں بیان فرمائی کہ یہ تسلط پسند قوتوں کے ہر قسم کے دباؤ کے مقابل صبر، برداشت اور ثابت قدمی کا نام ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کبھی یہ دباؤ عسکری نوعیت کا ہوتا ہے، جیسا کہ ملتِ ایران نے دفاعِ مقدس کے ایام میں اپنی آنکھوں سے دیکھا اور حالیہ مہینوں میں نوجوانوں اور جوانوں نے بھی اس کا مشاہدہ کیا، اور کبھی یہ دباؤ معاشی ہوتا ہے، یا ابلاغی، ثقافتی اور سیاسی صورت میں سامنے آتا ہے۔

رہبر انقلاب نے مغربی ذرائع ابلاغ کی شور شرابہ آرائی اور وہاں کے سیاسی و عسکری حکام کی منظم فضا سازی کو دشمن کے تشہیری دباؤ کی علامت قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ نظامِ استکبار کی اقوام پر، اور بالخصوص ملتِ ایران

پر، مختلف النوع دباؤ ڈالنے کا مقصد کبھی علاقائی توسیع پسندی ہوتا ہے، جیسا کہ آج امریکی حکومت لاطینی امریکہ میں کر رہی ہے۔

انہوں نے مزید فرمایا کہ بعض اوقات زیر زمین قدرتی وسائل پر قبضہ مقصود ہوتا ہے، اور کبھی طرز زندگی کو بدلنا، اور ان سب سے بڑھ کر قوم کی شناخت کو مسخ کرنا، استکباری طاقتوں کے دباؤ کا اصل ہدف ہوتا ہے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے اس حقیقت کی جانب توجہ دلاتے ہوئے کہ عالمی زور آور طاقتیں گزشتہ ایک صدی سے زائد عرصے سے ملتِ ایران کی دینی، تاریخی اور تہذیبی شناخت کو بدلنے کی کوششوں میں مصروف رہی ہیں، فرمایا کہ انقلابِ اسلامی نے ان تمام سازشوں کو ناکام و نامراد بنا دیا، اور حالیہ دہائیوں میں بھی ملتِ ایران نے دشمنوں کے مسلسل اور ہمہ گیر دباؤ کے مقابل سر تسلیم خم نہ کرتے ہوئے استقامت اور پامردی کے ساتھ ان کی تمام تدبیروں کو بے اثر کر دیا ہے۔

انہوں نے ایران سے خطے کے ممالک اور بعض دیگر اقوام تک مفہوم اور ادبِ مزاحمت کے پھیلاؤ کو ایک ناقابلِ انکار حقیقت قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ دشمن نے ملتِ ایران کے خلاف جو کچھ کیا، اگر یہی سلوک کسی اور قوم یا ملک کے ساتھ روا رکھا جاتا تو وہ ملک اور قوم لمحوں میں نیست و نابود ہو جاتے۔

رہبر انقلاب نے مدّاحی کے زینبی اثرات کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہی روحِ زینبی ہے جس نے شہداء کی یاد کو زندہ رکھا اور ملک میں مزاحمت کے مفہوم کو گہرائی اور وسعت بخشی۔ انہوں نے کہا کہ آج ہم صرف اُس عسکری تصادم سے دوچار نہیں ہیں جس کا ہم نے مشاہدہ کیا، بلکہ ہم ایک ہمہ گیر تشہیری اور ابلاغی جنگ کے مرکز میں دشمن کے وسیع محاذ کے مقابل کھڑے ہیں، کیونکہ دشمن اس نتیجے پر پہنچ چکا ہے کہ یہ الٰہی اور معنوی سرزمین محض عسکری دباؤ سے نہ تو تسلیم کی جا سکتی ہے اور نہ ہی فتح۔

انہوں نے مزید فرمایا کہ البتہ بعض لوگ بار بار عسکری تصادم کے دوبارہ رونما ہونے کا امکان ظاہر کرتے ہیں، اور کچھ دانستہ طور پر اس فضا کو ہوا دیتے ہیں تاکہ عوام کو تذبذب اور خوف میں مبتلا رکھا جائے اور اضطراب پیدا کیا جائے، لیکن ان شاء اللہ وہ اس مقصد میں ہرگز کامیاب نہ ہوں گے۔

انہوں نے مزید فرمایا کہ بعض لوگ بار بار عسکری تصادم کے دوبارہ وقوع پذیر ہونے کا احتمال ظاہر کرتے رہتے ہیں، اور کچھ عناصر دانستہ طور پر اس فضا کو ہوا دیتے ہیں تاکہ عوام کو شک و تردد میں مبتلا رکھیں اور ان کے دلوں میں خوف و ہراس پیدا کریں، مگر ان شاء اللہ وہ اس مقصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہوں گے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے دشمن کی پالیسی، اس کے خطرے اور اس کے ہدف کو انقلاب کے آثار، مقاصد اور مفاہیم کو مٹانا اور حضرت امام خمینیؒ کی یاد کو فراموش کر دینا قرار دیا، اور فرمایا کہ اس وسیع اور سرگرم محاذ کے مرکز میں امریکہ کھڑا ہے، اس کے اطراف میں بعض یورپی ممالک موجود ہیں، اور ان کے کناروں پر وہ کرائے کے ایجنٹ، غدار اور بے وطن عناصر ہیں جو یورپ میں بیٹھ کر کسی طرح نان و نوا کمانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

انہوں نے دشمن کے اہداف اور اس کی صف آرائی کو پہچاننے کو نہایت ضروری قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح عسکری محاذ میں صف بندی کی جاتی ہے، اسی طرح اس تشہیری اور ابلاغی جنگ میں بھی ہمیں اپنی صف آرائی دشمن کے نظم، منصوبے اور ہدف کے مطابق طے کرنی چاہیے، اور ان ہی مقامات پر اپنی توجہ مرکوز رکھنی

چاہیے جنہیں دشمن نے نشانہ بنایا ہے، یعنی اسلامی، شیعی اور انقلابی معارف۔

رہبر انقلاب نے مغربی تشہیری و ابلاغی جنگ کے مقابل ڈٹ جانے کو اگرچہ دشوار، لیکن بالکل ممکن قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس راستے میں مدّاح حضرات اور ہیئتیں، اپنے اجتماعات کو انقلاب کی اقدار سے وابستگی کا مرکز بنائیں، اور نوجوان نسل کے مدّاحی اور ہیئت کی طرف بڑھتے ہوئے رجحان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے، اس عزیز نسل کو دشمن کے ضدی، مکار اور وسائل سے لیس اہداف کے مقابل محفوظ بنائیں۔

رہبر انقلاب نے اپنی گفتگو کو مدّاحوں کے لیے چند اہم سفارشات کے ساتھ مکمل فرمایا۔ ان میں سر فہرست یہ امور تھے: تمام ائمۂ ہدیٰ کی سیرتِ مبارکہ کو بنیاد بنا کر دینی اور جدوجہدی معارف کی توضیح و تبیین، دشمن کی طرف سے پیدا کی جانے والی شبہہ سازی کے مؤثر دفاع کے ساتھ ساتھ اس کے کمزور پہلوؤں پر بھرپور حملہ، اور قرآنِ کریم کے مفاہیم کی شخصی، اجتماعی، سیاسی زندگی اور دشمن سے مقابلے کے طریقۂ کار کے میدانوں میں وضاحت۔

انہوں نے فرمایا کہ بعض اوقات ایک خوش ساخت اور بامعنی نوحہ، کئی منبروں اور طویل تقاریر سے بڑھ کر اثر رکھتا ہے، اور اس کے ساتھ مدّاحوں کو تنبیہ کی کہ وہ اس امر پر کڑی نگاہ رکھیں کہ طاغوتی دور کی دھنیں اور ثقافت ان کی مجالس اور محافل میں راہ نہ پانے پائیں۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے اپنی گفتگو کے اختتام پر ایک مدّاح کی جانب سے خوزستان میں گرد و غبار کے مسئلے کی طرف اشارے کے تناظر میں فرمایا کہ یہ تو مشکلات میں سے ایک نہایت معمولی مسئلہ ہے ؛ ملک بھر میں کمیاں اور دشواریاں کم نہیں، مگر ملتِ ایران روز بروز استقامت، صداقت، صفا، خیر خواہی اور عدالت پسندی کے ذریعے اسلام اور ایران کے لیے عزت و وقار اور قوت پیدا کر رہی ہے، اور توفیقِ الٰہی سے ملک مسلسل حرکت، کوشش اور پیش رفت کے سفر پر گامزن ہے۔

اس ملاقات کے آغاز میں اہلِ بیتؑ کے گیارہ موقت خواں حضرات نے ثناءخوانی اور مدح اہلبیت ع کے فرائض انجام دئیے۔